بینکوں کے زیادہ تر قرضے اشیا سازی کے شعبے کو ملتے ہیں۔ اس کا حصہ بینکوں کے کل قرضہ جات میں 43.7 فیصد ہے اور اشیا سازی میں سب سے زیادہ قرضے ٹیکسٹائل کے شعبے کو مہیا کیے جاتے ہیں۔ اسٹیٹ بینک اور حکومت کی کوششوں کے باوجود دیگر صنعتوں، زرعی شعبہ اور چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار کو قرضوں کی فراہمی کم ہے۔ یہ صورتحال قرضوں اور خام ملکی پیداوار کے کم تناسب سے بالکل واضح ہے۔ تفصیلی تجزیے سے اندازہ ہوتا ہے کہ طلبی و رسدی عوامل دونوں ان شعبوں کو قرضوں کی فراہمی میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔ رسدی عوامل میں اداروں کی استعداد کار کا محدود ہونا، مالکاری کی موزوں مصنوعات کا فقدان، فراہمی کے طریقوں کا فقدان، بینکوں کے مارکیٹنگ اور نگرانی کے نظاموں کی تدریجی ترقی، معلومات کی کمی اور ناکافی برانچ نیٹ ورک شامل ہیں۔ ان کے علاوہ ملکیتی حقوق (خصوصاً زرعی/دیہی علاقوں میں) کی وجہ سے ضمانت کی عدم دستیابی اور چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں میں کھاتے نہ رکھنے کا رواج بھی ان شعبوں کی قرضوں تک رسائی میں دشواری پیدا کرتے ہیں۔

## 5.1 پس منظر

معاشی نمو اور مالیات کا آپس میں قریبی تعلق ہے۔ ایک ترقی یافتہ اور مؤثر مالی نظام حقیقی شعبے میں مالی وسائل کے بہترین استعمال میں مدد دیتا ہے جس سے معاشی نمو پروان چڑھتی ہے۔ جب حقیقی شعبہ نمو پاتا ہے تو مالکاری کی طلب بڑھتی ہے اور اس طرح معیشت کے ساتھ ساتھ مالی شعبہ بھی نمو پاتا چلا جاتا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ مالیات اور نمو لازم و ملزوم ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک میں قرضے بینکاری نظام اور سرمایہ منڈیوں دونوں سے حاصل ہوتے ہیں جبکہ زیادہ تر ترقی پذیر اور عبوری دور سے گذرتی ہوئی معیشتوں میں سرمایہ منڈیاں بہت پیچھے ہیں جس کی وجہ سے مالکاری کا تمام بوجھ بینکوں پر پڑتا ہے۔ پاکستان بھی اس سے مستثنیٰ نہیں اور اس کا مالی نظام بینکوں کے سہارے چل رہا ہے جو معیشت کی مالکاری کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔

## 5.2 چند حقائق

مالی سال 2003ء سے 2006ء کے درمیان پاکستان میں قرضہ منڈی میں بہت تیزی آئی۔ اس کا ایک بڑا سبب یہ تھا کہ 9/11 کے بعد سرمائے کے ملک سے فرار ہونے کا عمل رک گیا اور سرمایہ واپس آنے لگا اور بیرون ملک سے ترسیلات میں بہت اضافہ ہوگیا۔ علاوہ ازیں امریکی لاجسٹک سپورٹ کے حوالے سے بیرونی قرضوں اور ادائیگیوں کی ری شیڈولنگ اور گرانٹ کے لحاظ سے سازگار ماحول نے بینکوں کی سیالیت میں بہت اضافہ کردیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ سود کی شرحیں ریکارڈ سطح تک گر گئیں (حقیقی شرح سود منفی ہوگئی) جس سے معیشت میں قرضوں کی نمو کو تحریک ملی۔ قرضوں میں تیزی کی اس فضا میں غیر روایتی شعبوں کو بھی قرضے مہیا کیے گئے جیسے صارفی مالکاری اور تعمیر مکان کی مالکاری۔

بہرحال قرضوں کے حجم میں اس توسیع کے باوجود مختلف ملکوں کے موازنے (شکل 5.1) سے اندازہ ہوتا ہے کہ خام ملکی پیداوار کے تناسب کے اعتبار سے بینکوں کے قرضوں کے شعبے میں پاکستان اب بھی بہت پیچھے ہے۔ ہم نے اس نمونے میں جو ممالک منتخب کیے ہیں ان میں ترقی یافتہ ممالک (امریکہ، برطانیہ، جرمنی اور جاپان)، ابھرتی ہوئی معیشتیں (مشرقی ایشیائی ٹائیگرز) اور علاقائی ممالک شامل ہیں۔ منتخب ملکوں میں پاکستان کا نجی شعبہ کے قرضہ جات اور جی ڈی پی کا تناسب صرف انڈونیشیا سے تھوڑا سا بہتر ہے۔ اگرچہ پاکستان علاقائی ممالک سے بہت پیچھے نہیں تاہم ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی معیشتوں سے اس کا فرق بہت زیادہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جی ڈی پی کی نمو اور بینکوں کے قرضوں میں کوئی تعلق ہے کیونکہ بیشتر ترقی یافتہ ممالک میں متحرک سرمایہ منڈیوں کی موجودگی کے علاوہ بینکوں کے قرضوں کی سطح جی ڈی پی کے 100 فیصد سے بھی زائد ہے، جبکہ عبوری دور سے گذرنے والی زیادہ

شکل 5.1: نجی شعبے کے قرض اور جی ڈی پی کا تناسب

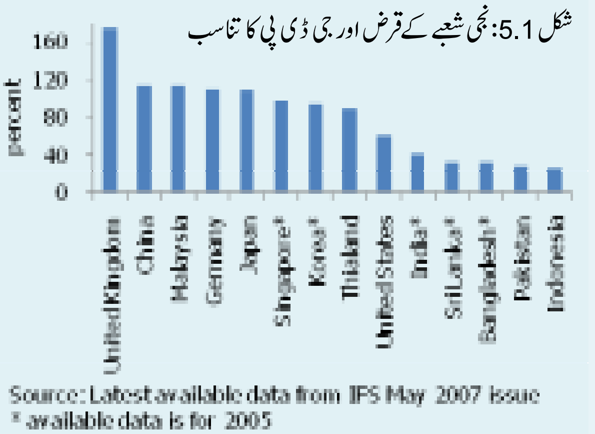


Source: Latest available data from IFS May 2007 Issue
* available data is for 2005

ترمعیشتوں میں یہ تناسب 50 فیصد سے کم ہے۔ ڈیبیسا وغیرہ (2007ء)[1] نے فی کس جی ڈی پی کے قرضوں اور جی ڈی پی کے تناسب سے تعلق کا تخمینہ لگایا ہے جو 0.8 ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان میں بینکوں کے پاس اب بھی قرضوں میں توسیع لانے کی بہت گنجائش موجود ہے۔

جیسا کہ جدول 5.1 میں دکھایا گیا ہے، قرض داروں کی تعداد میں پچھلے سوا تین سال میں 102.3 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ سب سے زیادہ اضافہ صارفی قرضہ جات میں ہوا ہے جبکہ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں اور زراعت جیسے ترجیحی شعبے مقابلتاً بہت پیچھے ہیں۔ جہاں تک رسائی کا تعلق ہے بینک بتدریج کم ترقی یافتہ شعبوں خصوصاً زراعت میں قرض داروں کی تعداد بڑھا رہے ہیں۔ قرضوں کی شعبہ جاتی تقسیم سے پتہ چلتا ہے کہ اشیا سازی کا مجموعی واجب الادا نجی قرضوں میں سب سے بڑا حصہ ہے جس کے بعد صارفی مالکاری (17.4 فیصد)، تجارت اور کاروبار (9.1 فیصد) اور زراعت (6.4 فیصد) کا نمبر آتا ہے (دیکھئے جدول 5.2)۔

**جدول 5.1: مختلف شعبوں کے لیے قرض گاری میں نمو**

ارب روپے

| | دسمبر 03ء | | دسمبر 06ء | | % نمو دسمبر 03ء سے دسمبر 06ء کے درمیان | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | قرضداروں کی تعداد | قرضے (مالیت) | قرضداروں کی تعداد | قرضے (مالیت) | قرضداروں کی تعداد | قرضے (مالیت) |
| چھوٹے و درمیانے درجے کے کاروبار | 91,663 | 215 | 168,233 | 408 | 83.5 | 89.9 |
| زراعت | 1,411,508 | 105 | 1,480,214 | 142 | 4.9 | 35.1 |
| صارفی مالکاری | 721,201 | 62 | 2,689,736 | 325 | 273 | 424.5 |
| رہن قرضہ | 0 | 4 | 24,313 | 49 | NA | 1,131.10 |
| کل | 2,224,372 | 386 | 4,486,678 | 2,401 | 101.7 | 522 |

ماخذ: شعبہ بینکاری نگرانی، اسٹیٹ بینک

## 5.3 قرضوں کی تقسیم

قرضوں کی مذکورہ بالا شعبہ جاتی تقسیم جی ڈی پی میں مختلف شعبوں کے حصوں کے برخلاف ہے۔ ہر شعبے کی قرضوں کی ضروریات اس شعبے کے کاروباری ڈھانچے پر منحصر ہوتی ہیں (بشمول خام مال، مصنوعات کی نوعیت، ادائیگی کا نظام، مستقل اور متغیر اخراجات وغیرہ)۔ اس قسم کی جزئیات مختلف شعبوں کی قرضوں کی ضروریات کو جانچنے میں مدد دیتی ہیں تاہم معیشت کے مختلف حصوں اور شعبوں کی ضروریات اور نمو کا صحیح تخمینہ لگانا آسان نہیں۔ بہرحال مختلف شعبوں کی مالکاری ضروریات کا اندازہ جی ڈی پی میں ان شعبوں کے حصے کا قرضوں میں ان کے حصوں سے موازنہ کرکے لگایا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر اشیا سازی کا شعبہ بینکوں کے قرضے سب سے زیادہ یعنی 43.7 فیصد استعمال کرتا ہے لیکن جی ڈی پی میں اس کا حصہ فقط 19.1 فیصد ہے۔

**جدول 5.2: نجی شعبے کے قرضے اور جی ڈی پی میں حصے (مالی سال 07ء)**

| | حصّہ | | |
|---|---|---|---|
| | قرض کا بہاؤ | قرض کا اسٹاک | جی ڈی پی میں حصّہ |
| زراعت | 3.7 | 6.4 | 20.9 |
| اشیا سازی | 30.1 | 43.7 | 19.1 |
| تجارت و کاروبار | 5.0 | 9.1 | دستیاب نہیں |
| خدمات | 9.1 | 5.5 | 53.3 |
| صارفی مالکاری | 14.7 | 17.4 | دستیاب نہیں |

ماخذ: اسٹیٹ بینک اور اکنامک سروے 2007ء

قرضوں کی شعبہ جاتی تقسیم (دیکھئے جدول 5.3) سے معلوم ہوتا ہے کہ بینکوں کے قرضے سب سے زیادہ استعمال کرنے والے شعبے اشیا سازی اور تجارت و کاروبار ہیں۔ مالی سال 2007ء میں گذشتہ برس کی نسبت تجارت و کاروبار کے شعبے میں قرضوں میں خاصا اضافہ ہوا لیکن اشیا سازی کے شعبے کو ملنے والے قرضوں کا حجم کم رہا۔ تجارت و کاروبار کے شعبے کو ملنے والا قرضہ زیادہ تر تجارتی مالکاری اور مستقل سرمایہ کاری میں تھا جبکہ جاری سرمائے کے قرضے کم ہوئے۔ ایک اور شعبہ جسے پچھلے سال کے مقابلے میں مالی سال 2007ء میں زیادہ قرضے ملے جائیداد، کرائے اور تجارتی سرگرمیوں کا تھا جس کو حالیہ برسوں میں املاک کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے بہت فائدہ ہوا ہے۔ دیگر تمام شعبوں میں قرضوں کی صورتحال پچھلے سال جیسی ہی رہی، سوائے ٹرانسپورٹ، ذخیرہ

[1] ڈیبیسا اور دیگر، (2007ء)، 'Relative Price Stability, Creditors rights, and Financial Deepening' , IMF Working Paper WP/07/139

کاری اور مواصلات کے، جس کو گذشتہ برس کی نسبت مالی سال 2007ء میں لگ بھگ نصف قرضے دستیاب ہوئے۔

**جدول 5.3 : نجی شعبے کے قرض میں حصّہ (مالی سال 2007ء)**

ارب روپے، حصص فیصد میں

| | قرض کا بہاؤ | حصّہ (اسٹاک) |
|---|---|---|
| **الف۔ زراعت** | **12.6** | **6.4** |
| (1) فصلوں کی کاشت | 17.2 | 4.5 |
| (2) گلہ بانی | 2.7 | 0.8 |
| **ب۔ اشیا سازی** | **103.7** | **43.7** |
| (1) غذائی مصنوعات | 25.5 | 7.4 |
| (2) ٹیکسٹائل | 1.5 | 19.1 |
| **ج۔ تجارت و کاروبار** | **17.2** | **9.1** |
| (1) تھوک اور کمیشن | -6.6 | 6 |
| **د۔ خدمات** | **31.4** | **5.5** |
| (1) تعلیم | 1 | 0.2 |
| (2) صحت | 1.7 | 0.2 |
| (3) جائیداد | 20.8 | 3.9 |
| **ہ۔ ذاتی** | **56.0** | **17.4** |
| (1) صارفی مالکاری | 50.7 | 15.2 |

ماخذ: شعبہ شماریات، اسٹیٹ بینک

### 5.3.1 اشیا سازی کا شعبہ

اشیا سازی کے شعبے کے اندر ٹیکسٹائل کو قرضوں کا سب سے بڑا حصہ (19.1 فیصد) ملا جیسا کہ مالی سال 2007ء کے اختتام پر قرضوں کے اسٹاک کی کیفیت سے ظاہر ہے۔ اس کے بعد اگلا نمبر 7.4 فیصد کے ساتھ غذائی مصنوعات کا تھا۔ اشیا سازی میں تمام دیگر ذیلی شعبوں کا حصہ خاصا کم ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اشیا سازی میں بینکوں کے قرضے زیادہ تر چند ذیلی شعبوں تک محدود ہیں۔ اشیا سازی میں چمڑے، غیر دھاتی معدنیات، مشینری اور آلات جیسے محروم ذیلی شعبوں کی قرضوں تک رسائی کی بہت گنجائش ہے۔ ان شعبوں کو قرضوں کی کم فراہمی سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ شعبے ابھی ترقی کے نچلے مراحل سے گذر رہے ہیں جو جی ڈی پی میں ان کے مختصر حصے سے ظاہر ہے۔[2] ان شعبوں کو قرضے زیادہ ملیں تو نا صرف بینکوں کے قرضوں کی تقسیم کی صورتحال بہتر ہوگی بلکہ ان شعبوں میں تنوع اور ترقی کے دروازے بھی کھلیں گے۔

### 5.3.2 زراعت

مالی سال 2007ء میں جی ڈی پی میں اجناس پیدا کرنے والے شعبے کا حصہ 46 فیصد رہا تاہم بینکوں کے قرضوں میں اس کا حصہ صرف 6.1 فیصد تھا۔ حیرت کی بات ہے کہ زراعت میں بہت بلند نمو کے باوجود جی ڈی پی میں اس کا حصہ تھوڑا سا کم ہوگیا۔ زراعت کے اندر گلہ بانی اور دیگر شعبوں کو مجموعی بینک قرضوں کا 2 فیصد سے بھی کم دستیاب ہوا (جدول 5.3)۔ گلہ بانی کے شعبے کا جی ڈی پی میں حصہ لگ بھگ 10 فیصد ہے جبکہ قرضوں میں اس کا حصہ 1 فیصد سے بھی کم ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس شعبے کو ترقی دینے کے لیے قرضہ جات کے استعمال کے کس قدر امکانات ہیں۔

مالی سال 2007ء میں زراعت کے شعبے کو کل 168.8 ارب روپے کے قرضے تقسیم کیے گئے جو پچھلے سال سے 22.8 فیصد زیادہ ہے (دیکھئے جدول 5.4)۔ اگرچہ مالی سال 2007ء کے دوران مجموعی قرضوں میں خاصی نمو ہوئی تاہم پیداواری قرضے اس سال زیادہ دیے گئے۔[3]

پیداواری قرضوں میں نمو 29 فیصد رہی۔ تاہم ادارہ جاتی اعتبار سے اس میں مختلف رجحانات دکھائی دیے۔ ملکی نجی بینکوں کے پیداواری اور ترقیاتی دونوں طرح کے قرضوں میں سب سے زیادہ نمو پائی گئی جس کے بعد اسپیشلائزڈ بینکوں کا نمبر تھا۔ سب سے بڑے پانچ بینکوں نے ترقیاتی قرضے کم دیے جس کے نتیجے میں ان قرضوں کی مجموعی تقسیم کم ہوئی حالانکہ دیگر بینکوں نے اس میں خاصا حصہ ڈالا تھا۔

اس صورتحال کے باوجود زراعت کو اب بھی معیشت کا محروم شعبہ سمجھا جاتا ہے۔ 2000ء کی زراعت شماری کے مطابق دیہی علاقوں میں تمام قسم کے گھرانوں میں واجب الادا قرضوں کا 65 فیصد غیر ادارہ جاتی ذرائع سے فراہم کیا گیا۔ اس سے اس شعبے کی مالکاری ضروریات پوری کرنے میں مالی اداروں کی نااہلی ظاہر ہوتی ہے جس کی بنا پر قرض داروں کو غیر رسمی طریقوں پر انحصار کرنا پڑا جو عموماً مہنگے ہوتے ہیں۔

اس مرحلے پر یہ سوال واضح طور پر ابھرتا ہے کہ باضابطہ مالی ادارے زراعت کے شعبے کو قرضے فراہم کرنے میں لیت ولعل سے کیوں کام لیتے ہیں۔ اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے ہمیں دیہی مالکاری کے معاملات کا تجزیہ کرنا پڑے گا۔ دیہات میں آبادی کم گنجان ہونے کی وجہ سے لین دین کی لاگت زیادہ ہوتی ہے،

[2] اکنامک سروے آف پاکستان 2007ء، جدول 1.2، ص 15۔

[3] پیداواری قرضے بنیادی طور پر مختلف قسم کے خام مال کی خریداری کے لیے دیے جاتے ہیں جبکہ ترقیاتی قرضے زرعی مشینری، ٹیوب ویل کی تنصیب وغیرہ کے لیے دیے جاتے ہیں۔

**جدول 5.4: زرعی پیداواری اور ترقیاتی قرضوں کی ادائیگی**

ارب روپے

| | مالی سال 2006ء | | | دسمبر 2007ء | | | نمو (فیصد) | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | پیداواری قرضے | ترقیاتی قرضے | کل | پیداواری قرضے | ترقیاتی قرضے | کل | پیداواری قرضے | ترقیاتی قرضے | کل |
| کمرشل بینک | 68.9 | 15.1 | 84.0 | 93.1 | 11.3 | 104.4 | 35.1 | -25.2 | 24.3 |
| بڑے کمرشل بینک | 55.3 | 12.7 | 68.0 | 71.5 | 8.9 | 80.4 | 29.4 | -30.0 | 18.3 |
| نجی ملکی بینک | 13.6 | 2.4 | 16.0 | 21.6 | 2.4 | 24.0 | 58.3 | 0.2 | 49.6 |
| تخصیصی بینک | 47.7 | 5.8 | 53.5 | 57.4 | 7.1 | 64.5 | 20.3 | 22.4 | 20.5 |
| زرعی ترقیاتی بینک | 42.8 | 4.8 | 47.6 | 51.8 | 4.7 | 56.5 | 21.0 | -2.1 | 18.7 |
| پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک | 4.9 | 1.0 | 5.9 | 5.6 | 2.4 | 8.0 | 14.5 | 135.3 | 35.6 |
| **کل** | **116.6** | **20.9** | **137.5** | **150.5** | **18.4** | **168.8** | **29.0** | **-12.0** | **22.8** |

ماخذ: شعبہ زرعی قرضہ جات، اسٹیٹ بینک۔

دیہی گھرانے، مارکیٹیں اور ادارے وسیع رقبے پر پھیلے ہوئے ہیں اور وہاں ترقی کی رفتار بھی سست ہے، انفراسٹرکچر ترقی یافتہ نہیں اور معلومات، تعلیم اور تربیت کی سہولتیں کم ہیں۔ زرعی شعبہ میں اس کی نوعیت کی وجہ سے خطرات بھی بہت ہیں خصوصاً فطری تغیرات کی بنا پر جن سے اس شعبے میں رقوم کی آمد کی صورتحال خاصی متغیر رہتی ہے اور قرضوں کے بارے میں درست فیصلے کرنا دشوار ہوجاتا ہے۔ چنانچہ یہ ظاہر ہے کہ دیہی مالکاری میں قرضوں کے حوالے سے فیصلے کرنا ایک علیحدہ صلاحیت ہے۔ اجناس اور مالی اداروں میں بہت تفریق بھی ہے جس کی بنا پر نرخوں میں بھی بہت اتار چڑھاؤ ہوتا ہے۔ رسدی حوالے سے اداروں کو جو بڑے مسائل درپیش ہیں ان میں جغرافیائی تقسیم، قرضوں کا کاشتکاری کے شعبے میں ارتکاز، محدود ادارہ جاتی گنجائش، موزوں مالکاری مصنوعات کا فقدان، رقوم پہنچانے کے ناکافی انتظامات اور ناموزوں برانچ نیٹ ورک اور بینکوں کے مارکیٹنگ اور نگرانی کے نظام کا فقدان شامل ہیں۔

طلبی حوالے سے جو بڑے مسائل ہیں ان میں (زمینوں کی ملکیت غیر واضح ہونے کی بنا پر) ضمانت کا فقدان، غیر معاشی زمینداری کی بنا پر قرض داروں کا قرض ادا کرنے کے قابل نہ رہنا اور غیر معیاری خام مال شامل ہیں۔ کاشتکاروں کو جو ضمانت سب سے زیادہ دستیاب ہے وہ پاس بک ہے جو صوبائی ریونیو حکام جاری کرتے ہیں۔ ان پاس بکس کی عدم دستیابی، جعلی پاس بک کے اجرا اور ریونیو حکام کے بینکوں اور قرض داروں سے عدم تعاون کی وجہ سے اس شعبے کو قرضوں کی فراہمی میں رکاوٹیں پیش آرہی ہیں۔ مزید برآں، پاکستان میں اراضی کی تقسیم بہت ناہموار ہے، خام مال کی لاگت زیادہ ہے اور کاشتکاروں کو بہت کم نرخ حاصل ہوتے ہیں۔ یہ صورتحال کاشتکاروں کی دلچسپی کم کرنے کا باعث ہے۔ اس کے علاوہ قرضوں اور فصلوں کی بیمے کی عدم دستیابی کی وجہ سے انہیں قدرتی آفات کی صورت میں نقصانات بھی اٹھانے پڑتے ہیں۔ بہرحال نجی اور سرکاری شعبوں کی شراکت سے صورتحال کو بہتر بنانے کے لیے اقدامات کیے جارہے ہیں اور بھارت اور بنگلہ دیش کی طرح فصلوں کے بیمے کی اسکیمیں متعارف کرانے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔

### 5.3.3 چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری ادارے

زراعت کے علاوہ پالیسی سازوں کی توجہ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں یا ایس ایم ای پر بھی ہے۔ یہ شعبہ کسی بھی ملک کی معاشی ترقی میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے کیونکہ پیداوار اور روزگار میں اس کا حصہ بہت زیادہ ہوتا ہے، علی الخصوص ترقی پذیر ممالک میں۔ اس شعبے کی ترقی کا انحصار قابل برداشت لاگت پر مالکاری کی دستیابی پر ہے خصوصاً باضابطہ ادارہ جاتی طریقہ کار کے ذریعے۔ جیسا کہ جدول 5.5 میں دکھایا گیا ہے، گذشتہ تین برسوں میں ایس ایم ای شعبے کو دیے جانے والے قرضے رفتہ رفتہ کم ہوئے ہیں۔ مالی سال 2005ء میں (59.9 ارب روپے) میں اس شعبے کو جتنا قرض ملا تھا وہ 2007ء (26.5 ارب روپے) میں آدھے سے بھی کم رہ گیا۔ تفصیلی اعدادوشمار سے پتہ چلتا ہے اشیا سازی میں پچھلے تین برسوں میں قرضوں کی مالیت اور نمو تقریباً ایک ہی سطح پر رہی جبکہ کاروبار وتجارت کے شعبے میں یہ خاصی کم ہوئی۔ اس کی وجہ سے مالی سال 07-2006ء میں ایس ایم ای کو ملنے والے قرضے مجموعی طور پر کم ہوئے۔ پچھلے دو برسوں کے مزید تفصیلی تجزیے سے انکشاف ہوتا ہے کہ مواصلات اور تجارت کے شعبے کے علاوہ دیگر شعبوں میں قرضوں کی کمی زیادہ نمایاں تھی، خصوصاً کانکنی اور معدنیات، یوٹیلیٹیز اور دیگر نجی کاروبار میں۔

ترجیحی شعبہ ہونے کے باوجود ایس ایم ای کو چند مسائل کا سامنا ہے جو اس شعبے میں قرضوں کی دستیابی میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ سب سے پہلے تو ہنرمند اور

**جدول 5.5: چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کے شعبے کو دیے گئے قرضے (مالی سال 2007ء)**

ملین روپے

| شعبہ | حصے (اسٹاک) | بہاؤ | | بہاؤ میں % تبدیلی | اسٹاک میں تبدیلی | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | 07ء | 06ء | 07ء | 07ء | 06ء | 07ء |
| کانکنی ومعدنیات | -0.1 | 40 | -32.612 | -180.9 | 4.9 | -4.0 |
| اشیا سازی | 28.8 | 12,940 | 7,644 | -40.9 | 8.4 | 5.0 |
| جہاز شکنی | -1.6 | 391.618 | -420.502 | -207.4 | 40.8 | -43.8 |
| بجلی وگیس | 3.0 | 87.991 | 809 | 819.3 | 4.7 | 43.2 |
| تجارت وکاروبار | 10.3 | 20,047 | 2,734 | -86.4 | 16.2 | 2.2 |
| خدمات | 28.9 | 3,481 | 7,668 | 120.2 | 15.0 | 33.1 |
| ٹرانسپورٹ اور مواصلات | 8.5 | 1174.463 | 2245.274 | 91.2 | 12.1 | 23.1 |
| تعمیرات | 12.8 | 1,455 | 3,393 | 133.2 | 11.2 | 26.1 |
| دیگر نجی کاروبار | 9.4 | 3,668 | 2,491 | -32.1 | 11.3 | 7.7 |
| کل | 100.0 | 43,285 | 26,531 | -38.7 | 12.1 | 7.4 |

نوٹ: زراعت اور ماہی گیری کے شعبوں کو نکال کر

ماخذ: اسٹیٹ بینک

تعلیم یافتہ انسانی وسائل کی قلت ہے جو صحیح طور پر حساب کتاب رکھنے کے عمل میں مشکلات پیدا کرتی ہے۔ اس کے علاوہ ملکیتی مسائل ضمانت کے فقدان کا سبب بنتے ہیں۔ عام طور پر لوگ اپنی آمدنی کم ظاہر کرتے ہیں اس لیے بینکوں کے لیے یہ دشوار ہوتا ہے کہ وہ ان کو ملنے والی موجودہ اور آئندہ کی رقوم کا اندازہ کرسکیں۔ چونکہ بینکوں کے پاس کافی وسائل نہیں اور وہ ایس ایم ای پر تحقیق کرانے پر توجہ بھی نہیں دیتے اس لیے صورتحال اور بدتر ہوگئی ہے۔ معلومات کا فقدان اور ناکافی ضمانت کی وجہ سے روایتی بینکوں کے لیے ایس ایم ای پرکشش شعبہ نہیں ہے اس لیے وہ زیادہ سود وصول کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایس ایم ای داخلی وسائل پر زیادہ انحصار کرتے ہیں جس سے کاروباری لاگت تو گھٹ جاتی ہے لیکن ادارہ جاتی ذرائع سے مالکاری کے دوسرے طریقوں تک رسائی بھی نہیں ہو پاتی۔

ایس ایم ای مالکاری کے اہم اجزا (اشیا سازی، تجارت وکاروبار اور دیگر) کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ قرضوں کی ترسیل میں سب سے بڑی کمی تجارت وکاروبار کے شعبے میں آئی ہے۔ اس کی ممکنہ وجوہ میں شرح سود میں اضافہ، برآمدات کی نمو میں سست رفتاری اور خام مال کی درآمدات میں کمی ہیں۔ تجارت وکاروبار کے شعبے کے مزید تفصیلی تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ قرضوں کی دستیابی کے حوالے سے تھوک اور کمیشن کے شعبے میں (برآمدات اور خام مال کی درآمدات دونوں میں) خاصی کمی آئی جبکہ دیگر شعبوں کو کچھ نہ کچھ قرضے ملے۔

## 5.4 ماحصل

نجی شعبے کو قرضوں کے بارے میں حالیہ لٹریچر میں ترقی پذیر ممالک میں ان مسائل کو اجاگر کیا گیا ہے۔ شلائفر وغیرہ (2005ء)[4] کی تحقیق سے معلوم ہوا کہ قانونی قرض گاروں کے درست اور معلومات میں شریک کرنے والے ادارے (کریڈٹ بیوروز) کا نجی شعبے کے قرضوں پر معاشی اور شماریاتی اعتبار سے اہم اثر پڑتا ہے۔ محققین کے مطابق نجی اور سرکاری کریڈٹ بیوروز کا نجی شعبے میں قرضوں کی نمو سے گہرا تعلق ہے۔ ڈیہیسا وغیرہ (2007ء)[5] کی رائے یہ ہے کہ بینک اس صورت میں نجی شعبے کو قرض دینے پر زیادہ آمادہ ہوتے ہیں جب (الف) ضمانت حاصل کرنا آسان ہو، (ب) کسی ادارے کے ذریعے قرض داروں کی معاشی حالت کے بارے میں بروقت معلومات دستیاب ہوں، اور (ج) معلومات کا مؤثر تبادلہ ہو جس سے بینکوں کو قرضوں کے بارے میں اپنے فیصلے کرنے میں سہولت ہو۔

جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے، ہمارے پاس سرکاری اور نجی شعبے دونوں میں قرضوں کی ایک رجسٹری کریڈٹ انفریمیشن بیورو (سی بی آئی) موجود ہے جو اب

4 شلائفر اور دیگر (2006ء)، 'Private Credit in 129 countries'۔

5 ڈیہیسا اور دیگر، (2007ء)، 'Relative Price Stability, Creditors rights, and Financial Deepening' IMF Working Paper WP/07/139

اپنے دائرہ عمل اور ٹیکنالوجی دونوں کے لحاظ سے بہتر بنائی جارہی ہے۔ 5 لاکھ قرضے کی حد ختم کردی گئی ہے اور اب تمام قرضے اس کے دائرے میں آتے ہیں خواہ ان کی مالیت کچھ بھی ہو، اور بینکوں کو آن لائن سہولت مہیا کرنے کے لیے سی آئی بی کو اب ای سی آئی بی بنا دیا گیا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ بینکوں کو نمو پاتی ہوئی معیشت کی ضروریات پوری کرنے کے لیے قرضہ جات کی فراہمی کو یکساں طور پر مختلف شعبوں کو پہنچانے کا عمل تیز کرنا ہوگا۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ بینکوں کے قرضے زیادہ تر کارپوریٹ شعبے تک محدود ہیں اور دیگر شعبوں کا مناسب حصہ نہیں مل رہا۔ کارپوریٹ سیکٹر میں بھی ٹیکسٹائل کو زیادہ تر قرضے فراہم کیے جارہے ہیں۔ زراعت اور ایس ایم ای کے شعبے جو روزگار فراہم کرتے ہیں معیشت میں اپنے سائز کے مطابق قرضے حاصل نہیں کرپارہے۔ غالباً بینک اشیا سازی کے شعبے کو اس لیے خدمات فراہم کررہے ہیں کہ اس شعبے میں ضمانت، معلومات اور رسائی کے مسائل نہیں۔ جہاں تک حاصل کا تعلق ہے زراعت اور ایس ایم ای کے شعبے زیادہ شرح سود فراہم کرسکتے ہیں کیونکہ فی الوقت ان شعبوں کا غیر ادارہ جاتی قرضوں پر انحصار ہے جو عام طور پر انتہائی زیادہ نرخوں پر ملتا ہے (بعض صورتوں میں 50 سے 100 فیصد سے بھی زیادہ پر)۔ ان شعبوں میں اثر و رسوخ بہتر بنانے کے لیے ضروری ہے کہ بینک اپنے قرضوں کے تجزیے اور خطرات کے انتظام کے اپنے نظام مستحکم بنائیں تاکہ ان شعبوں کے قرض گاری سے منسلک مسائل پر قابو پایا جاسکے۔